ایاتھا ۱۱ — سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ ۶۲ — رکوعاتھا ۲

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۂ جمعہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ سورۂ جمعہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۂ جمعہ اور اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ پڑھتے سنا ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ پڑھتے تھے۔(3)

امام علامہ بغوی رحمہ اللہ نے معجم میں حضرت ابوعنبہ خولانی سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن وہ سورت پڑھتے تھے جس میں جمعہ کا ذکر ہے اور اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ پڑھتے تھے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن انہیں نماز پڑھائی۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ جمعہ کی قرأت فرمائی تو آپ (اس کے سبب) مومنین کو انگیخت دلاتے تھے اور اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ پڑھی۔ اس کے ذریعہ منافقین کو زجر و توبیخ کرتے تھے۔

امام ابن حبان اور بیہقی رحمہما اللہ نے سنن میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی رات مغرب کی نماز میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۝ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۝ پڑھتے تھے اور جمعہ کی رات عشاء کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھتے تھے۔(4)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۝۱ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝۲ وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝۳

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب ما نزل بالمدینہ، جلد 7، صفحہ 143، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب فی صلوٰۃ الجمعہ، جلد 16، صفحہ 146، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ ایضاً، باب ما یقرأ فی یوم الجمعہ، جلد 6، صفحہ 146 (879)

4۔ سنن کبریٰ از بیہقی، کتاب الجمعہ، جلد 3، صفحہ 201، دارالفکر بیروت

WWW.NAFSEISLAM.COM

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۝

''اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے، جو بادشاہ ہے، نہایت مقدس ہے، زبردست ہے، حکمت والا ہے۔ وہی (اللہ) جس نے مبعوث فرمایا امیوں میں ایک رسول انہیں میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے انہیں اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان (کے دلوں) کو اور سکھاتا ہے انہیں کتاب اور حکمت، اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور دوسرے لوگوں کا بھی ان میں سے (تزکیہ کرتا ہے، تعلیم دیتا ہے) جو ابھی ان سے آکر نہیں ملے۔ اور وہی سب پر غالب حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے عطا فرماتا ہے اسے جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل عظیم ہے''۔

امام ابن منذر، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت میسرہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت تورات میں سات سو آیات کے ساتھ لکھی ہوئی ہے: يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۝ اور یہ سورۂ جمعہ کی پہلی آیت ہے۔ (1)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ارشاد باری تعالیٰ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ الآیہ کے تحت فرمایا: عرب کا یہ قبیلہ ان پڑھوں کی ایک جماعت تھا۔ ان میں کوئی کتاب نہ تھی جسے وہ پڑھتے ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراپا رحمت و ہدایت بنا کر ان میں مبعوث فرمایا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب ان کی راہنمائی فرمائے گا۔ (2)

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہم ان پڑھوں کی ایک جماعت ہیں نہ ہم لکھ سکتے ہیں اور نہ شمار کر سکتے ہیں۔ (3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ کے بارے فرمایا کہ اس میں رَسُوْلًا سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ اور يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ کی تفسیر میں فرمایا: آپ ان پر قرآن کریم کی آیات پڑھ کر سناتے ہیں۔ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝ فرمایا ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝ سے مراد شرک ہے۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آیت طیبہ میں الْاُمِّيّٖنَ سے مراد عرب ہیں۔ اور وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ میں اٰخَرِيْنَ سے مراد عجمی ہیں۔ (4)

امام سعید بن منصور، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ، ابونعیم اور بیہقی رحمہم اللہ دونوں نے

1۔ شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، جلد 2، صفحہ 493 (2505)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 106، داراحیاء التراث العربی بیروت

3۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، جلد 7، صفحہ 168، دارالکتب العلمیہ بیروت

4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 108

WWW.NAFSEISLAM.COM

دلائل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے جس وقت سورۂ جمعہ نازل ہوئی ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پس آپ ﷺ نے یہ سورۂ پڑھی۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ تو ایک آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ وہ لوگ کون ہیں جو ہم سے نہیں ملے؟ تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھا اور فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوا تو ان میں سے کچھ لوگ اسے یقیناً پالیں گے۔(1)

امام سعید بن منصور اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوا تب بھی فارس کے رہنے والے لوگ اسے پالیں گے۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام میں سے کچھ لوگوں کی نسلوں کی نسلوں میں کچھ مرد اور عورتیں ایسے ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝(2)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کے تحت حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس میں مراد تمام لوگوں میں سے وہ ہیں جنہوں نے اسلام کی پیروی کی۔

عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے مراد تابعین ہیں۔(3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو عرب و عجم میں سے قیامت کے دن تک اسلام لائیں گے اور اعمال صالحہ کریں گے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ میں فَضْلُ سے مراد دین ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝۵ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۶

1۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 727، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ مجمع الزوائد، باب فیمن یدخل الجنۃ بغیر حساب، جلد 10 صفحہ 754، دار الفکر بیروت

3۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 311، دار الکتب العلمیہ بیروت

WWW.NAFSEISLAM.COM

وَ لَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝
قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

''ان کی مثال جنہیں تورات کا حامل بنایا گیا تھا پھر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا اس گدھے کی سی ہے جس نے بھاری کتابیں اٹھا رکھی ہوں (اس سے بھی زیادہ) بری حالت ہے ان لوگوں کی جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی آیتوں کو اور اللہ تعالیٰ (ایسے) ظالموں کی راہنمائی نہیں کرتا۔ آپ فرمائیے اے یہودیو! اگر تم دعویٰ کرتے ہو کہ صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو اور لوگ (دوست) نہیں ہیں تو ذرا مرنے کی آرزو تو کرو اگر تم سچے ہو۔ اور (اے حبیب!) وہ اس کی تمنا کبھی نہ کریں گے بوجہ ان اعمال کے جو وہ اپنے ہاتھوں پہلے بھیج چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔ آپ (انہیں) فرمائیے یقیناً وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہیں مل کر رہے گی۔ پھر لوٹا دیا جائے گا تمہیں اس کی طرف جو جاننے والا ہے ہر چھپے اور ظاہر کو، پس وہ آگاہ کرے گا تمہیں ان (اعمال) سے جو تم کیا کرتے تھے''۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت کلبی رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا میں مراد یہودی ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں (یہودیوں کو) حکم ارشاد فرمایا کہ جو اس (تورات) میں ہے اسے لے لو، مضبوطی سے تھام لو۔ لیکن انہوں نے اس کے مطابق عمل نہ کیا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ان کی مثال جنہیں تورات کا حامل بنایا گیا ہے۔ پھر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا اس گدھے کی سی ہے جس نے کتابیں اٹھا رکھی ہوں۔ وہ نہیں جانتا جو کچھ ان میں ہے اور نہ وہ یہ جانتا ہے کہ وہ کیا ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس امت کی مثال بیان فرما رہا ہے یعنی تم اگر اس کتاب کے مطابق عمل نہ کرو تو پھر تمہاری مثال ان کی مثال کی طرح ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے يَحْمِلُ اَسْفَارًا کے تحت فرمایا: وہ کتابیں اٹھائے ہوئے ہے لیکن جو کچھ ان میں ہے وہ نہ اس کا علم رکھتا ہے اور نہ وہ اس کی عقل اور سمجھ رکھتا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ گدھا اپنی پیٹھ پر کتابیں اٹھائے ہوئے ہوتا ہے لیکن وہ نہیں جانتا کہ اس پر کیا ہے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَسْفَارًا سے مراد کتابیں ہیں۔

امام خطیب رحمہ اللہ نے حضرت عطاء ابن ابی رباح رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی یہی معنی ذکر کیا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اَسْفَارًا سے مراد کتابیں ہیں۔ فرمایا نبطی زبان میں کتاب کو سفر کہا جاتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے جمعہ کے دن اس وقت گفتگو کی جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو، تو وہ اس گدھے کی طرح ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو اور وہ آدمی جو اسے یہ کہتا ہے خاموش رہو، اس کا جمعہ نہیں۔ (1)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰ وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝۱۱

"اے ایمان والو! جب (تمہیں) بلایا جائے نماز کی طرف جمعہ کے دن تو دوڑ کر جاؤ اللہ کے ذکر کی طرف اور (فوراً) چھوڑ دو خرید و فروخت یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم (حقیقت کو) جانتے ہو۔ پھر جب پوری ہو چکے نماز تو پھیل جاؤ زمین میں اور تلاش کرو اللہ کے فضل سے اور کثرت سے اللہ کی یاد کرتے رہا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور (بعض لوگوں نے) جب دیکھا کسی تجارت یا تماشا کو تو بکھر گئے اس کی طرف اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیا۔ (اے حبیب! انہیں) فرمایئے کہ جو نعمتیں اللہ کے پاس ہیں وہ کہیں بہتر ہیں لہو اور تجارت سے۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے"۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے اس ارشاد اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں (یہودیوں) نے کہا: ہم تو اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔ "نحن ابناء الله واحباؤه" (المائدہ) اور وَ لَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ کے تحت فرمایا: انہوں نے یہ پہچان لیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ لیکن انہوں نے اسے چھپالیا اور کہا ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ وَ لَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک برے اعمال کرنے والا موت کو بہت زیادہ ناپسند کرتا ہے۔

1۔ مجمع الزوائد، باب الانصات والا مام یخطب، جلد 2 صفحہ 408 (3123)، دار الفکر بیروت

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام عبدالرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو موت کے سبب پست کیا ہے اور میں اس کے بارے یہ یقیناً جانتا ہوں کہ وہ اسے بلندی اور رفعت عطا فرمائے گا۔(1)

رہا ارشاد گرامی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ الآیہ۔

امام سعید بن منصور اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس شے کے سبب یوم جمعہ کا نام جمعہ رکھا گیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس لیے کہ اس دن تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی جمع کی گئی۔ اسی دن میں قیامت قائم ہوگی اور اسی دن دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ اور اس کی آخری تین ساعات میں سے ایک ساعت ایسی ہے جس میں جو کوئی دعا مانگے رب کریم کی بارگاہ میں وہ دعا مقبول ہوتی ہے۔

امام سعید بن منصور، احمد، نسائی، ابن ابی حاتم، طبرانی اور اپنے مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے جمعہ کا دن کیا ہے؟ عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار اس طرح فرمایا پھر تیسری بار ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے عناصر کو جمع کیا گیا۔ کیا میں تمہیں جمعۃ المبارک کے دن کے بارے نہ بتاؤں۔ فرمایا جو آدمی جمعہ کے دن خوب اچھی طرح طہارت اور پاکیزگی کا اہتمام کرتا ہے، اچھا لباس زیب تن کرتا ہے، اپنے گھر والوں کی خوشبو سے کچھ لگاتا ہے، اگر ان کے پاس خوشبو ہو۔ وگرنہ پھر پانی استعمال کرتا ہے۔ پھر مسجد میں آتا ہے اور خاموش بیٹھ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ امام اپنی نماز مکمل کر لے، تو یہ دو جمعوں کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے جب کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا گیا ہو اور سارا زمانہ اسی طرح ہوتا ہے۔(2)

امام مسلم، ترمذی اور ابن مردویہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا گیا، اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن انہیں جنت سے نکالا گیا اور جمعہ کے دن ہی قیامت قائم ہوگی۔(3)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابن ماجہ، ابوالشیخ نے العظمہ میں ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعۃ المبارک کا دن سید الایام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظمت و شان والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں سے بھی زیادہ عظیم اور اعلیٰ ہے۔ اس میں پانچ

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 309، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مجمع الزوائد، باب حقوق الجمعۃ من الغسل والطیب، جلد 2، صفحہ 390 (3059)، دار الفکر بیروت

3۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب فضل یوم الجمعۃ، جلد 6، صفحہ 124، دار الکتب العلمیہ بیروت

WWW.NAFSEISLAM.COM

خصال ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جمعۃ المبارک کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا، اسی دن انہیں زمین کی طرف اتارا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے انہیں موت عطا فرمائی، اس میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں بندہ جو شے بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے جب کہ وہ حرام شے کا سوال نہ کرے۔ اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ لہٰذا کوئی فرشتہ نہیں، نہ زمین و آسمان، نہ ہوائیں، نہ پہاڑ اور نہ ہی کوئی سمندر ہے مگر وہ سب جمعۃ المبارک کے دن سے ڈرتے ہیں کہ اس دن قیامت قائم ہوگی۔(1)

امام احمد اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: ہمیں جمعۃ المبارک کے دن کے بارے بتائیے اس میں کون کون سے بھلائی اور خیر کے کام ہوئے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں پانچ خصال پائی جاتی ہیں۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا گیا، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو (زمین پر) اتارا گیا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو موت عطا فرمائی، اسی دن میں ایک ساعت آتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے جس شے کا بھی سوال کیا جائے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرما دیتا ہے جب کہ وہ گناہ اور قطع تعلقی کا سوال نہ ہو اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام ملائکہ مقربین، زمین و آسمان، پہاڑ اور ہوا سب جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔(2)

امام ابوالشیخ اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ سات دنوں میں سے ایک دن ایسا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام دنوں پر منتخب فرمایا ہے اور چن لیا ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے ان کی تخلیق کا فیصلہ فرمایا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اسی دن آپ کو جنت سے (زمین پر) اتارا اور آپ کی توبہ قبول فرمائی اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ مخلوق میں سے کوئی شے نہیں ہے مگر وہ اس دن سے ڈرتی اور گھبراتی ہے سوائے جنوں اور انسانوں کے کہ اس دن قیامت قائم ہوگی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دنوں کو ان کی اصل ہیئتوں پر مبعوث فرمائے گا اور جمعہ کے دن کو چاند کی صورت میں اٹھایا جائے گا جو اپنے اہل کو روشنی باہم پہنچا رہا ہوگا اور انہیں اس کے ساتھ عزت و تکریم دی جائے گی۔ جیسا کہ دلہن کہ دولہا کی عمدگی اور اچھائی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ وہ انہیں روشنی باہم پہنچائے گا۔ وہ اس روشنی میں چلتے رہیں گے۔ اس کے رنگ ان کے لیے برف کی طرف سفید ہوں گے، ان کی ہوائیں کستوری کی طرح پھیل رہی ہوں گی اور وہ کافور کے پہاڑوں میں غوطہ زن ہوں گے۔ جن و انس ان کی طرف تعجب سے آنکھیں جھپک جھپک کر دیکھ رہے ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور سوائے اخلاص کے ساتھ آذان دینے والے کے اور کوئی ان کے ساتھ نہیں ملے گا۔

1۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب فی فضل یوم الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 17 (1084)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 284، دار صادر بیروت

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سید الایام جمعۃ المبارک کا دن ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے دنوں میں افضل ترین دن جمعۃ المبارک ہے۔ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی میں نفخہ اور اسی میں صعقہ ہوگا۔(2)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کسی دن میں سورج طلوع نہیں ہوتا جو کہ جمعہ کے دن سے اعظم ہو۔ بے شک جب یہ طلوع ہوتا ہے تو ہر شے اس سے خوفزدہ ہوتی ہے سوائے جن وانس کے جن پر حساب وعذاب ہے۔(3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جن وانس کے سوا تمام مخلوق جمعہ کے دن سے گھبراتی ہے۔ اس دن نیکی اور برائی دوگناہ کر دی جاتی ہے اور یہی دن یوم قیامت ہے۔(4)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جمعۃ المبارک کے دن نیکی دوچند کر دی جاتی ہے۔(5)

امام خطیب رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کے ہاتھ میں شیشے کی طرح کوئی شی تھی جس میں سیاہ نکتہ تھا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: یہ جمعہ ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آئے اور آپ کے ہاتھ میں سفید رنگ کے شیشے کی طرح کوئی شے تھی اور اس میں سیاہ نکتے کی طرح کچھ تھا۔ تو میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ جمعہ ہے۔ میں نے پوچھا: جمعہ کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: اس میں تمہارے لیے خیر اور بھلائی ہے۔ میں نے دریافت کیا اس میں ہمارے لیے کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: یہ دن آپ کے لیے اور آپ ﷺ کے بعد کی قوم (امت) کے لیے عید کا دن ہوگا۔ اور یہود و نصاری آپ کے تابع ہوں گے، میں نے پھر پوچھا: اس میں ہمارے لیے کیا ہے، تو انہوں نے کہا: تمہارے لیے اس میں ایک ساعت ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی کسی ایسی شے کے بارے سوال کرتا ہے، جو تمہارے حصے میں ہو۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے وہ شے عطا فرما دیتا ہے۔ اور اگر اس طرح نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنے پاس اس سے افضل اور بہتر شے ذخیرہ کر لیتا ہے۔ یا پھر اس کے بدلے اسے ایسے شر سے پناہ عطا فرما دیتا ہے جو اس پر لکھا جا چکا ہو۔ ورنہ اس سے بڑی اور شدید آزمائش اس سے پھیر دیتا ہے۔ پھر میں نے اس سے کہا: اس میں یہ نکتہ کیسا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: یہ قیامت ہے اور یہ جمعہ کے دن

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی فضل یوم الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 476 (5508)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب فی فضل یوم الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 17 (1085)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1 صفحہ 477 (5512) 4۔ ایضاً 5۔ ایضاً (5513)

B

قائم ہوگی۔ اور یہ دن ہمارے نزدیک سید الایام ہے۔ اور ہم اسے یوم القیامہ اور یوم المزید کے نام سے پکارتے ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ کیسے؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: کیونکہ آپ کے رب نے جنت میں سفید کستوری سے ایک وادی بنائی ہے۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ علیین سے اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا۔ پھر کرسی کے اردگرد سونے کے ایسے منبر بچھائے جائیں گے جو جواہرات سے مرصع اور مزین ہوں گے۔ پھر حضرات انبیاء علیہم السلام آئیں گے اور ان پر تشریف فرما ہوں گے اور اہل غرف (جنت کے محلات میں رہنے والے) اتریں گے اور ٹیلوں پر بیٹھ جائیں گے۔ پھر ان کا رب تبارک وتعالیٰ ان پر تجلی فرمائے گا اور ارشاد فرمائے گا مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا فرماؤں گا۔ تو وہ اس سے رضا کا سوال کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری رضا نے ہی تمہیں میرے گھر میں اتارا ہے اور میں تمہارے لیے کریم اور سخی ہوں۔ جب بھی تم مجھ سے مانگو گے، میں تمہیں عطا فرماؤں گا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے رضا کا سوال کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ انہیں اس پر شاہد بنائے گا کہ میں ان سے راضی ہوں اور ان کے لیے وہ چیزیں ظاہر فرمادے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں، نہ کسی کان نے ان کے بارے سنا ہے، اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال پیدا ہوا ہے اور وہ تمہارے جمعہ کے دن سے واپس پھرنے کی مقدار ہوگا پھر وہ بلند ہو جائے گا اور اس کے ساتھ انبیاء علیہم السلام، صدیقین اور شہداء بھی بلند ہو جائیں گے اور اہل غرف اپنے محلات کی طرف واپس لوٹ جائیں گے اور یہ محل سفید موتی ہیں جس میں نہ کوئی کٹاؤ ہے اور نہ اس میں کوئی سوراخ ہے یا سرخ رنگ کا موتی ہے۔ یا سبز رنگ کا زبرجد ہے جس میں کئی کمرے ہیں اور ان کے دروازوں پر نقش ونگار بنے ہوئے ہیں۔ ان میں نہریں ہیں اور پھل لٹکے ہوئے ہیں۔ فرمایا: وہ جمعہ کے دن سے بڑھ کر کسی بھی شے کے حاجت مند نہیں ہوں گے۔ اس لیے تاکہ وہ اپنے رب کے حسن قدرت کا کثرت سے دیدار کرسکیں اور اس کی جانب سے وافر عزت وکرامت سے مشرف ہوسکیں۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت کثیر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے جس میں بندہ جو شے بھی اپنے رب سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمادیتا ہے۔ عرض کی گئی: وہ ساعت کون سی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ساعت نماز کے لیے اقامت کہے جانے سے لے کر اس سے فارغ ہونے تک ہے۔ (2)

ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے جس میں بندہ مسلم اللہ تعالیٰ سے جس شے کے لیے بھی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمالیتا ہے۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جمعۃ المبارک کا دن یوم عرفہ کی مثل ہے۔ اس میں رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایک ایسی ساعت ہوتی ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جس شے کی بھی التجا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمادیتا ہے۔ عرض کی گئی وہ ساعت کون سی ہے؟ تو انہوں نے

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی فضل یوم الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 477 (5517)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ ایضاً (5510) 3۔ ایضاً (5515)

WWW.NAFSEISLAM.COM

فرمایا: جب مؤذن صبح کی نماز کے لیے اذان کہتا ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ نے ایک دوسری سند سے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جمعہ کا دن یوم عرفہ کی طرح ہے بے شک اس میں ایک ایسی ساعت آتی ہے جس میں رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ تو آپ سے دریافت کیا گیا: وہ ساعت کون سی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جب نماز کے لیے ندا (اذان) دی جاتی ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ان دونوں نے بیان فرمایا: وہ ساعت جس کا ذکر جمعہ کے دن میں کیا جاتا ہے۔ فرمایا: تو میں نے کہا: وہ ساعت جسے اللہ تعالیٰ نے چن لیا ہے وہ ہے جس میں نماز ادا کی جاتی ہے، فرمایا: پس انہوں نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور مجھے دعاؤں سے نوازا، اور جو میں نے کہا اسے خوب پسند فرمایا۔(3)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ ساعت جو جمعہ کے دن میں ہوتی ہے وہ ان ساعتوں میں سے ایک ہے جب مؤذن اذان کہے، یا جب امام منبر پر بیٹھے، یا اقامت کے وقت۔(4)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ ساعت زوال شمس کے وقت ہوتی ہے۔(5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ ساعت خرید وفروخت کے حرام ہونے کے وقت سے لے کر اس کے حلال ہونے تک کے درمیان میں واقع ہوتی ہے۔(6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن وہ ساعت جس میں دعا قبول کی جاتی ہے۔ وہ امام کے نماز کے لیے کھڑے ہونے کے وقت سے لے کر اس کے نماز سے فارغ ہونے تک ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عوف بن حصیرہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ ساعت جس کی امید اور توقع جمعہ کے دن کی جاتی ہے وہ امام کے خطبہ کے لیے نکلنے سے لے کر نماز مکمل کرنے تک کے درمیان میں واقع ہے۔(7)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وہ ساعت جس کا انتظار جمعہ کے دن میں کیا جاتا ہے وہ عصر کے بعد ہے۔(8)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ہلال بن یسار رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جمعہ کے دن میں ایک ساعت ہے۔ اس میں ایک مسلمان آدمی اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر کی التجاء کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے تو ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ کون سی شے میں مانگا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دنیا اور آخرت میں عافیت کی التجا کیا کر۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی فضل یوم الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 473 (5571)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
2۔ ایضاً (5470)
3۔ ایضاً، باب الساعۃ التی ترجی بھا یوم الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 472 (5464)
4۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 473 (5468)
5۔ ایضاً (5467)
6۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 466 (5392)
7۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 472 (5460)
8۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 473 (5472)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، اور جس شے سے وہ اپنی طہارت اور پاکیزگی کی استطاعت رکھتا ہے اس سے خوب اپنے آپ کو پاک کرتا ہے پھر تیل لگاتا ہے یا اپنے گھر سے خوشبو لگاتا ہے۔ پھر وہ چل پڑتا ہے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق اور جدائی نہیں ڈالتا، پھر وہ نماز پڑھتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے فرض کی ہے پھر جب امام گفتگو کرتا ہے تو وہ خاموش رہتا ہے، تو اس کے دوسرے جمعہ تک کے درمیان جو گناہ ہوتے ہیں وہ سب معاف کر دیئے جاتے ہیں۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن کی وہ اذان جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا وہ وہی ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مقدس، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم کے اکثر دور خلافت میں دی جاتی رہی کہ جب امام منبر پر بیٹھتا تھا تو مؤذن اذان کہا کرتا تھا۔ پھر جب آبادی دور دور تک پھیل گئی اور لوگ بڑھ گئے، تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے پہلی اذان کا آغاز کیا اور لوگوں نے اس پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ لیکن لوگوں نے اس وقت آپ پر اعتراض کیا۔ جب کہ آپ نے منیٰ میں مکمل نماز پڑھائی۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نماز پڑھتے رہتے تھے۔ اور جب آپ نکل کر منبر پر تشریف فرما ہوتے تو ہم نماز اور اپنی گفتگو ختم کر دیتے تھے۔ بسا اوقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے بعض لوگوں کے پاس آتے جو آپ کی ولایت میں ہوتے اور آپ ان سے ان کی تجارت (منڈی) کے بارے پوچھتے اور آپ ان کا قصد کرتے اس حال میں کہ مؤذن اذان کہہ رہا ہوتا۔ جب مؤذن خاموش ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوتے اور کلام کرتے اور کوئی بھی گفتگو نہ کرتا یہاں تک کہ آپ اپنے خطبہ سے فارغ ہو جاتے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ کے تحت فرمایا کہ اس میں مراد وقت ہے (یعنی جمعہ کے دن جس وقت نماز کے لیے اذان کہی جائے)۔

عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اسی کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ذکر (نماز) کے وقت اذان کہنا واجب ہے۔

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے کتاب الاذان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ پر فرض نماز کے ساتھ اذان بھی نازل ہوئی۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کی تشریف آوری اور جمعہ کے نزول سے قبل اہل مدینہ جمع ہوئے۔ انصار نے کہا: سات دنوں میں سے یہودیوں کا ایک دن ہے جس میں وہ تمام کے تمام جمع ہوتے ہیں۔ اسی طرح نصاریٰ کا بھی ایک دن ہے۔ پس آؤ ہم بھی ایک دن مقرر کر لیں جس میں ہم جمع ہوا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے اور اس کا شکر ادا کریں گے۔ پھر انہوں نے کہا: ہفتے کا دن یہودیوں کے لیے ہے

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی فضل یوم الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 487 (5519)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

اور اتوار کا دن نصاریٰ کا ہے۔ پس تم یوم العروبہ اس کے لیے مقرر کرلو۔ وہ جمعہ کے دن کو ہی یوم العروبہ کہا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے اور آپ نے اس دن انہیں دو رکعتیں پڑھائیں اور انہیں ذکر کرایا۔ تو جس وقت وہ ان کے پاس جمع ہوئے اس وقت انہوں نے اس کا نام جمعہ رکھا۔ اور حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے بکری ذبح کی اور انہوں نے صبح و شام کا کھانا اسی سے کھایا۔ اس وقت ان کی تعداد بہت قلیل تھی۔ تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ الآیہ۔(1)

امام دار قطنی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت فرمانے سے قبل جمعہ کی اجازت فرما دی گئی تھی۔ لیکن مکہ مکرمہ میں جمع ہونا ممکن نہ ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: اما بعد! تم اس دن کو دیکھو جس دن یہودی زبور لے کر اکٹھے ہوتے ہیں۔ پس تم بھی اپنی عورتوں اور بیٹوں کو جمع کرو۔ اور جب جمعہ کے دن زوال کے وقت دن نصف سے ڈھل جائے تو دو رکعتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قربت اختیار کرو (یعنی دو رکعت نماز ادا کرو)۔ آپ نے فرمایا وہی پہلا جمعہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے اور زوال کے بعد ظہر کے وقت اجتماع ہوا اور یہ روایت اوپر والی روایت سے زیادہ اظہر ہے۔(2)

امام ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک رحمہم اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ ان کا باپ جب جمعہ کے دن اذان سنتا تھا تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو دعائیں دیتا تھا۔ تو میں نے کہا: ابا جان! جب بھی آپ جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو میں نے آپ کو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کرتے اور دعائیں کرتے دیکھا ہے۔ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہی آدمی ہے جس نے ہمیں سب سے پہلے نقیع میں جمع جمعہ پڑھایا اسے نقیع الخضمات من حرۃ بنی بیاضہ کہا جاتا ہے۔ تو میں نے پوچھا: اس وقت تم کتنے آدمی تھے۔ تو انہوں نے جواباً فرمایا: ہم چالیس آدمی تھے۔(3)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مہاجرین میں سے جو سب سے پہلے مدینہ طیبہ میں آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں اور انہوں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے جمعہ کے دن سب سے پہلے جمعہ پڑھایا اور وہ بارہ آدمی تھے۔(4)

امام زبیر بن بکار رحمہ اللہ نے اخبار المدینہ میں حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن قباء سے چلے اور بنی سالم کے پاس سے آپ گزرے اور وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی سالم کے ساتھ نماز جمعہ

1۔ مصنف عبد الرزاق، باب اول من جمع، جلد 3 صفحہ 65 (5158)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ سنن دار قطنی، باب ذکر العدد فی الجمعۃ، جلد 2 صفحہ 5 (مختصرا) دار المحاسن القاہرہ

3۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب فی فرض الجمعۃ، جلد 2 صفحہ 15 (1085)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ مجمع الزوائد، جلد 2 صفحہ 394 (3076)، دار الفکر بیروت

ادا فرمائی اور یہ وہی مسجد ہے جو بطن وادی میں واقع ہے اور یہ وہ پہلا جمعہ تھا جو رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر اس جگہ، اس دن، اس مہینے اور اس سال میں قیامت کے دن تک جمعہ فرض قرار دیا ہے۔ پس جس نے اسے حقیر سمجھتے ہوئے یا اس کا انکار کرتے ہوئے چھوڑا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے بکھرے ہوئے معاملات کو جمع نہیں فرمائے گا اور اس کے کام میں برکت نہیں رکھے گا۔ نہ اس کی کوئی نماز ہوگی، نہ زکوٰۃ، نہ حج ہوگا، نہ روزہ۔ اور نہ ہی اس کے لیے کوئی برکت ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ توبہ کرلے۔ پس جو توبہ کرلیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم دونوں نے بیان فرمایا کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت آپ منبر پر جلوہ افروز تھے۔ تو میں جمعہ اور جماعتیں ترک کرنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر پردے ڈال دے گا اور انہیں غافلین میں سے لکھ دے گا۔(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ جس کسی نے بغیر عذر کے جمعہ ترک کیا، تو اس کے دل پر پردہ ڈال دیا جائے گا۔(3)

امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت بیان کی ہے کہ جس کسی نے بلا وجہ تین جمعہ مسلسل چھوڑ دیئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔(4)

امام نسائی، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ رحمہم اللہ نے اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے۔(5)

امام احمد اور ابن حبان رحمہما اللہ نے حضرت ابو الجعد ضمری رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے بغیر عذر کے تین جمعے چھوڑ دیئے، وہ منافق ہے۔(6)

امام ابو یعلیٰ اور مروزی نے الجمعہ میں محمد بن عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارہ کی سند سے اپنے چچا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سید الایام جمعہ کا دن ہے اور یہ عید الفطر اور قربانی کے دن سے بھی زیادہ عظمت وشان والا دن ہے۔ اس کی پانچ خصوصیات ہیں: اس دن حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا گیا، آپ کو جنت سے زمین کی طرف اتارا گیا، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کا وصال ہوا اور اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں بندہ اپنے رب سے جو مانگتا ہے وہ اسے عطا فرما دیتا ہے۔ بشرطیکہ حرام چیز کا سوال نہ ہو۔ اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔(7)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن منذر نے حضرت میمون بن ابی شعیب سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حجاج کے زمانے میں میں نے

1۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب فی فرض الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 15 (1081)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی تفریط الجمعۃ وترکھا، جلد 1، صفحہ 480 (5534)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 3۔ ایضاً (5535)

4۔ مجمع الزوائد، باب فیمن ترک الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 421 (3173)، دار الفکر بیروت

5۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، جلد 2، صفحہ 38، (1127)

6۔ مجمع الزوائد، باب فیمن ترک الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 422 (3187) 7۔ مسند ابو یعلیٰ، جلد 2، صفحہ 325

WWW.NAFSEISLAM.COM

جمعہ کا ارادہ کیا اور جانے کے لیے تیار ہوا۔ پھر میں نے کہا: میں اس کے پیچھے کہاں نماز پڑھنے کے لیے جاؤں گا۔ سو کبھی خیال آتا کہ جاؤں اور کبھی کہتا کہ نہ جاؤں۔ بالآخر میں نے اپنی رائے کو جانے کے لیے جمع کیا۔ تو اتنے میں مجھے گھر کی ایک جانب سے کسی بلانے والے نے یہ ندا دی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ۔(1)

امام ابو عبید نے فضائل میں، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن منذر اور ابن الانباری رحمہم اللہ نے مصاحف میں حضرت خرشہ بن حر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میرے پاس ایک تختی دیکھی۔ اس میں یہ لکھا ہوا تھا: اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تو آپ نے فرمایا: تجھے یہ کس نے املاء کرایا ہے؟ تو میں نے عرض کی: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے۔ تو آپ نے فرمایا: بے شک حضرت ابی ہم میں زیادہ تر منسوخ کو پڑھنے والے ہیں۔ یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے۔ ”فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ“۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابی رضی اللہ عنہ منسوخ کو ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے: ”فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ“۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے الام میں، عبد الرزاق، فریابی، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن الانباری نے مصاحف میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ اس طرح قرأت کرتے سنا ہے۔ ”فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ“۔(2)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن الانباری نے مصاحف میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو سنا، آپ ہمیشہ اس طرح پڑھتے تھے: ”فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ“(3)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا اور آپ سورۂ جمعہ کی یہ آیت اسی طرح پڑھتے رہے: ”فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ“(4)

امام عبد الرزاق، فریابی، ابو عبید، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن الانباری اور طبرانی رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ ”فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ“ پڑھتے تھے۔ فرماتے: اگر ”فَاسْعَوْا“ ہوتا، تو میں یقیناً دوڑتا یہاں تک کہ میری چادر گر جاتی۔(5)

امام عبد الرزاق اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں ہے: ”فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ“ اور وہ اس قول کی طرح ہے: اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰىؕ (اللیل)(6)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 467 (5403)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 113، دار احیاء التراث العربی بیروت   3۔ ایضاً

4۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 310 (3217)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 265 (11417)، دار الفکر بیروت   6۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 265 (11418)

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابی بن کعب اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں ''فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ'' پڑھتے تھے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ بھی یہ آیت ''فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ'' پڑھتے تھے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آیت میں فَاسْعَوْا بمعنی ''فَامْضُوْا'' ہے (یعنی تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف چلو)۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ کے بارے سوال کیا گیا۔ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: اس سے مراد پاؤں کے ساتھ دوڑنا نہیں کیونکہ اس سے منع کیا گیا۔ بلکہ وہ نماز کی طرف آئیں اس حال میں کہ ان پر سکینہ اور وقار طاری ہو۔ البتہ اس سعی سے مراد دلوں، نیت اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز کے لیے کوشش کرنا ہے۔(1)

امام عبد بن حمید اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیت کے ضمن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سعی سے مراد یہ ہے کہ تو اپنے دل اور عمل کے ساتھ کوشش کرے اور مراد نماز کی طرف آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ (الصافات: 102) فرمایا: یہ تب کہا جب وہ (حضرت اسماعیل علیہ السلام) اپنے باپ (حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام) کے ساتھ چلنے کے قابل ہو گئے۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ہم جمعہ کے دن حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ آپ نے نماز کے لیے اذان سنی اور فرمایا: اٹھو تا کہ ہم اس کی طرف سعی کریں۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ کے تحت فرمایا: مراد نماز کی طرف جانا اور چلنا ہے۔(3)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے تحت فرمایا: کہ اس میں سعی سے مراد عمل ہے، پاؤں کے ساتھ دوڑنا مراد نہیں ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ نے فرمایا سعی سے مراد عمل ہے۔(4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن میں حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں جمعہ کے دن مسجد

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب السعی الی الصلوٰۃ یوم الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 482 (5557)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ شعب الایمان، باب فضل الجمعۃ، جلد 3، صفحہ 88 (2966)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مصنف عبد الرزاق، باب السعی الی الصلوٰۃ، جلد 3، صفحہ 99 (5361)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 482

Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

کی طرف نکلا اور میری ملاقات حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ پس چلتے چلتے جب میں نے اذان کی آواز سنی تو میں نے اپنی چال کو تیز کیا۔ اس لیے کہ رب کریم نے فرمایا: اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ تو انہوں نے شدت کے ساتھ مجھے کھینچ لیا اور فرمایا: کیا ہم سعی میں نہیں ہیں؟ (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آیت میں ذِكْرِ اللّٰهِ سے مراد امام کی وعظ و نصیحت ہے۔ (2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن پہلی اذان سے اقامت تک اور پھر امام کے فارغ ہونے تک تجارت حرام ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ۔

امام عبد بن حمید نے حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو آدمی شام کی طرف تجارت کی غرض سے آتے جاتے تھے۔ بسا اوقات وہ دونوں جمعہ کے دن آتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے ہوتے اور وہ آپ کو پکارتے تھے اور بیع کے سوا وہ جس کام میں ہوتے اس میں مشغول رہتے، یہاں تک کہ نماز کھڑی کر دی جاتی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے پہلے جو ہوتا رہا وہ ان پر حرام کر دیا گیا ہے۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: وہ اذان جس کے ساتھ بیع حرام ہو جاتی ہے وہ وہ اذان ہے جو امام کے نکلنے کے وقت ہوتی ہے (یعنی اذان خطبہ) فرمایا: اور میرا خیال یہ ہے کہ اب پہلی اذان کے وقت بیع چھوڑ دی جائے۔ (3)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو اس کے ساتھ ہی خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب جمعہ کا دن سورج زائل ہو جائے تو نماز مکمل ہونے تک بیع اور تجارت حرام ہوتی ہے۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عطاء اور حضرت حسن رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ (6)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن اہل مدینہ کے لیے ایک ساعت تھی جس میں انہیں پکار کر اعلان کر دیا جاتا تھا کہ خرید و فروخت حرام ہے۔ اور وہ ساعت امام کے خروج کے وقت ہے۔

1۔ سنن کبریٰ از بیہقی، باب صفۃ المشی الی الجمعۃ، جلد 3، صفحہ 227، دار الفکر بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب کان یستقبل الامام یوم الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 453 (5237)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 465 (5390)، مفہوم

4۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 310، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب الساعۃ التی یکرہ فیہا البیع والشراء، جلد 1، صفحہ 465 (5386) 6۔ ایضاً (5387)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مدینہ طیبہ میں جمعہ کے دن جب مؤذن اذان کہتا تو بازاروں میں یہ اعلان کیا جاتا تھا خرید و فروخت حرام ہے، خرید و فروخت حرام ہے۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ قاسم جمعہ کے دن اپنے گھر والوں کے پاس گئے۔ ان کے پاس ایک عطر فروش تھا جو انہیں کچھ بیچ رہا تھا۔ انہوں نے اس سے کچھ خریدا، قاسم جمعہ کی طرف چلے گئے اور دیکھا کہ امام صاحب خطبہ کے لیے آچکے ہیں۔ تو آپ نے گھر والوں کو حکم دیا کہ وہ اس کی بیع توڑ دیں۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا جس کسی نے جمعہ کے دن زوال کے بعد کوئی شے بیچی تو اس کی بیع مردود ہے۔ کیونکہ جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان ہو جائے تو بیع کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔(2)

عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر نے ابن جریج سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: کیا آپ بیع کے سوا کوئی ایسی شے جانتے ہیں جو جمعہ کی پہلی اذان کے ساتھ حرام ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب پہلی اذان ہو جاتی ہے تو لہو و لعب اور بیع حرام ہو جاتی ہے اور تمام کے تمام کاروبار خرید و فروخت اور سونے کے قائم مقام ہی ہیں کہ آدمی اپنے گھر والوں کے پاس آئے اور کچھ لکھنے لگے۔ میں نے پوچھا: جب پہلی اذان ہو جائے تو کیا اس وقت چلنا واجب ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر میں نے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ پس آدمی کو اس وقت چاہیے کہ ہر شے چھوڑ دے اور جمعہ کی نماز کے لیے چل پڑے۔(3)

امام ابو عبید، ابن منذر، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن بسر حرانی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن بشر مازنی صاحب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ جمعہ کی نماز پڑھ کر نکلتے تو کچھ وقت کے لیے بازار میں چکر لگاتے، پھر مسجد کی طرف لوٹ آتے۔ پھر وہ نماز پڑھتے جتنی اللہ تعالیٰ چاہتا کہ وہ پڑھیں۔ تو ان سے عرض کی گئی: تم کس شے کے لیے ایسا کرتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس لیے کہ میں نے اسی طرح حضور سید المرسلین ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ۔(4)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن جب تو نماز سے فارغ ہو جائے تو مسجد کے دروازے کی طرف نکل اور کسی شے کا سودا کر، اگرچہ تو اسے نہ بھی خریدے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ولید بن رباح رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو جمعہ کی نماز پڑھاتے تھے اور جب سلام پھیرتے تو بلند آواز سے یہ آیت پڑھتے: فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب الساعۃ التی یکرہ فیہا البیع والشراء، جلد 1، صفحہ 466 (5391)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 2۔ ایضاً (5389)

3۔ مصنف عبدالرزاق، باب فی الجمعۃ، جلد 3، صفحہ 77 (5243)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ مجمع الزوائد، باب ما یفعل اذا صلی الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 452 (3186)، دار الفکر بیروت

وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ تو لوگ بڑی تیزی کے ساتھ دروازوں کی طرف بڑھتے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ کے تحت کہا: اگر وہ چاہے تو کرے اور اگر چاہے تو نہ کرے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اجازت ہے کہ جب نماز جمعہ سے فارغ ہو جائے تو اگر چاہے تو وہ نکلے اور اگر چاہے تو مسجد میں بیٹھا رہے۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ آیت کے تحت فرمایا (زمین میں پھیل جاؤ) طلب دنیا کے لیے نہیں۔ بلکہ مریض کی عیادت، جنازہ میں شرکت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بھائی کی ملاقات کے لیے۔(3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے مذکورہ آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہیں طلب دنیا میں سے کسی شے کا حکم نہیں دیا گیا۔ بلکہ اس سے مراد مریض کی عیادت، نماز جنازہ میں شرکت اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے بھائی کی ملاقات کے لیے نکلنا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کی نماز پڑھی، اس دن کا روزہ رکھا، مریض کی عیادت کی، جنازہ میں حاضر ہوا اور نکاح میں حاضر ہوا، تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔(4)

رہا ارشاد گرامی وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً الآیہ۔

امام سعید بن منصور، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے سنن میں کئی طرق سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اس اثناء میں کہ جمعہ کے دن حضور نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک مدینہ طیبہ کا ایک قافلہ آ پہنچا۔ تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اس کی طرف بھاگ پڑے۔ حتی کہ بارہ آدمیوں کے سوا ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا۔ میں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ان بارہ افراد میں شامل تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت آخر سورت تک نازل فرمائی: وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَیْهَا الی آخر السورة۔(5)

بزار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 482 (5561)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 2۔ ایضاً (5560)

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 116، دار احیاء التراث العربی بیروت

4۔ مجمع الزوائد، باب الصلوٰۃ علی المیت یوم الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 382 (3028)، دار الفکر بیروت

5۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب فی قولہ تعالیٰ واذا راوا تجارۃ۔ الآیۃ، جلد 6، صفحہ 132، دار الکتب العلمیہ بیروت

WWW.NAFSEISLAM.COM

تھے کہ اسی دوران حضرت دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ عنہ آئے اور اپنا سامان بیچنے لگے۔ تو چند افراد کے سوا مسجد میں کوئی بھی باقی نہ بچا اور حضور نبی کریم ﷺ کھڑے رہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا الآیہ۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ آیت کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سامان تجارت لے کر آئے۔ تو سات آدمیوں کے سوا سارے آدمی دیکھنے کے لیے نکل گئے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ مذکورہ آیت کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا قافلہ آیا جو کھانے پینے کا بہت سا ساز و سامان اٹھائے ہوئے تھا۔ پس لوگ جمعہ سے نکل گئے۔ ان میں سے بعض تو سامان خریدنا چاہتے تھے اور بعض صرف حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو دیکھنے کا ارادہ رکھتے تھے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر کھڑے چھوڑ دیا۔ مسجد میں صرف بارہ مرد اور سات عورتیں باقی رہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ سارے نکل جاتے تو مسجد ان پر آگ سے بھڑک اٹھتی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جمعہ کے دن مدینہ طیبہ میں ایک تجارتی قافلہ آیا۔ اس وقت آقائے دو جہاں ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو جو لوگ مسجد میں تھے ان میں سے بہت سے لوگ اٹھ کر اس کی طرف چلے گئے۔ تو انہیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے مراسیل میں حضرت مقاتل بن حیان رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ عیدین کی مثل خطبہ سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھاتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک بار جمعہ کا دن تھا اور آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور جمعہ کی نماز پڑھ چکے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: حضرت دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ عنہ سامان تجارت لے کر آ گئے ہیں۔ اور جب حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ آتے تھے تو ان کے گھر اور خاندان والے دفیں بجا کر ان کا استقبال کرتے تھے۔ پس لوگ نکل پڑے اور ان کا گمان یہ تھا کہ خطبہ کو چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی اور پھر حضور نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن خطبہ کو پہلے کروایا اور نماز کو مؤخر فرما دیا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت مقاتل بن حیان رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے اور حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ایک تجارت پیشہ آدمی تھے۔ اسلام قبول کرنے سے قبل وہ سامان تجارت لے کر مدینہ طیبہ کی طرف آتے۔ تو لوگ ان کے ساز و سامان کو دیکھنے کے لیے نکل پڑتے اور ان سے سامان خریدتے۔ پس ایک دفعہ وہ جمعہ کے دن آئے اور اس وقت لوگ مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اور آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ دحیہ جب مدینہ طیبہ میں داخل ہوا تو اس کے خاندان والوں نے طبلے اور دیگر سامان لہو کے ساتھ قافلے کا استقبال کیا اور یہ وہی کھیل اور تماشا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ پس لوگوں نے مسجد میں یہ سنا کہ دحیہ سامان تجارت لے کر احجار زیت کے پاس اتر پڑا ہے۔ احجار زیت مدینہ طیبہ کے بازار میں ایک جگہ ہے۔ اور

WWW.NAFSEISLAM.COM

لوگوں نے آوازیں سنیں۔ تو بہت سے لوگ دحیہ کا سامان تجارت اور تماشہ دیکھنے کے لیے اس کی طرف نکل گئے۔ اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کھڑے چھوڑ دیا۔ اور آپ ﷺ کے پاس کوئی بڑی تعداد نہ رہی۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے تین بار اس طرح کیا۔ اور ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ تعداد جو مسجد میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ باقی رہی وہ بالکل قلیل تعداد تھی۔ تو اس وقت حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لَوْلَا هٰؤُلَاءِ، يَعْنِي الَّذِيْنَ بَقُوْا فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَقُصِدَتْ اِلَيْهِمُ الْحِجَارَةُ مِنَ السَّمَاءِ“ اگر یہ لوگ نہ ہوتے یعنی وہ جو مسجد میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس باقی رہے۔ تو میں ان کے لیے آسمان سے پتھر برسنے کی دعا کرتا اور یہ آیت نازل ہوئی: قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ۔ (1)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اور جب کوئی نکاح (شادی) ہوتا تو وہاں کے باسی کھیل تماشہ کرتے دفیں بجاتے اور کودتے کھیلتے مسجد کے پاس سے گزرتے (2)۔ اور جب بطحاء میں اترتے تو جمع ہو کر خوب شور و شغب کرتے۔ بطحاء اس مسجد کی فناء میں بیٹھنے کی جگہ ہے جو مسجد بقیع غرقد کے ساتھ متصل ہے۔ اور اعرابی لوگ جب گھوڑے، اونٹ، ریوڑ اور دیگر دیہات کا ساز و سامان لے کر آتے تو وہ بطحاء میں ہی اترتے تھے۔ پس جب ایک بار اسی طرح کی آواز خطبہ سننے کے لیے بیٹھنے والوں نے سنی۔ تو وہ تماشے اور تجارت کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کو کھڑا چھوڑ دیا۔ تو اس طرح حضور نبی مکرم ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ نے مومنین کو عتاب کیا اور فرمایا: وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآىِٕمًا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ آیت کے تحت فرمایا: لوگ اپنے پانی اٹھانے والے اونٹوں کی طرف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور سفر کرنے والے اونٹوں کی طرف آتے ہیں اور اس سے تجارت اور کھیل تماشے کا قصد کرتے ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اس اثناء میں کہ حضور نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک مدینہ طیبہ کا ایک تجارتی قافلہ آ گیا۔ پس وہ اٹھ کر اس کی طرف چلے گئے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو چھوڑ دیا۔ نتیجۃً ایک چھوٹی سی جماعت کے سوا آپ ﷺ کے ساتھ کوئی باقی نہ رہا۔ باقی رہنے والوں میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم بھی ان کی اتباع کرتے یہاں تک کہ تم میں سے کوئی بھی میرے ساتھ باقی نہ رہتا، تو تمہارے ساتھ یہ وادی آگ سے بھر کر بہہ پڑتی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ نبی اللہ ﷺ جمعہ کے

1۔ شعب الایمان، باب فی تحریم الملاعب، جلد 5، صفحہ 235 (4495)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 19-118، دار احیاء التراث العربی بیروت

WWW.NAFSEISLAM.COM

دن کھڑے ہوئے خطبہ ارشاد فرمایا اور لوگوں کو وعظ ونصیحت فرمائی۔ تو اسی دوران کہا گیا: قافلہ آ گیا۔ پس لوگ اٹھنا شروع ہو گئے یہاں تک کہ ان میں سے ایک جماعت باقی رہ گئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کتنے ہو، اپنے آپ کو شمار کرو۔ تو وہ بارہ مرد اور عورتیں تھے۔ پھر دوسرے جمعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے، خطبہ ارشاد فرمایا اور وعظ ونصیحت فرمائی۔ تو پھر کہا گیا: قافلہ آ گیا، تو پھر لوگ کھڑے ہونا شروع ہو گئے، یہاں تک کہ ان میں سے ایک جماعت باقی رہ گئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کتنے ہو، اپنے آپ کو شمار کرو۔ تو وہ بارہ مرد اور عورتیں بنے۔ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے آخری آدمی تم میں سے پہلے کی اتباع کرتا (یعنی تمام کے تمام اٹھ کر چلے جاتے) تو تم پر یہ وادی آگ کے شعلوں سے بھڑک اٹھتی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: وَإِذَا رَاَوْا تِجَارَةً الآیہ۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اَوْ لَهْوًا سے مراد طبلہ بجانا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو گھی اور اسی طرح کی اور کچھ چیزیں آ گئیں۔ پس لوگ اس کی طرف اٹھنا شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ ایک قلیل تعداد کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم بھی ان کی پیروی کرتے تو وادی آگ سے بھڑک اٹھتی۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا: کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے یا بیٹھ کر؟ تو انہوں نے جواب ارشاد فرمایا کیا تو یہ آیت نہیں پڑھتا: وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا (اور انہوں نے آپ کو کھڑا چھوڑ دیا)۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، مسلم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور عبد الرحمٰن بن ام الحکم بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: اس خبیث کی طرف دیکھو یہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا۔ (3)

امام احمد، ابن ماجہ اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ (4)

امام احمد، ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے ارشاد فرماتے اور ان کے درمیان بیٹھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصائح فرماتے تھے۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی

1۔ شعب الایمان، باب فضل الجمعۃ، جلد 3، صفحہ 107 (3019)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب فی الخطبۃ یوم الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 29 (1108)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ صحیح مسلم مع شرح نووی۔ باب واذا راوا تجارۃ، الآیۃ، جلد 6، صفحہ 132، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب فی الخطبۃ یوم الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 28 (1106)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب ذکر الخطبتین قبل الصلاۃ، جلد 6، صفحہ 130

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور ان کے درمیان بیٹھتے تھے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، پھر بیٹھتے تھے اور پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے جمعہ کے دن حضور نبی کریم ﷺ کے خطبہ کے بارے سوال کیا گیا۔ تو انہوں نے یہ آیت پڑھی: وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا (3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن کے خطبہ کے بارے سوال کیا۔ تو انہوں نے یہ آیت پڑھی: وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم تمام نے کھڑے ہو کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سب سے اول جو منبر پر بیٹھے وہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ہیں۔(5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن منبر پر بیٹھنا بدعت ہے۔(6)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا جب ان کے پیٹ کی چربی اور گوشت زیادہ بڑھ گیا (یعنی ان کا جسم بھاری ہو گیا اور کھڑا ہونا مشکل ہو گیا)(7)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے جاتے تو لوگ آپ ﷺ کے چہرۂ مقدس کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہوتے اور آپ فرماتے: السلام علیکم۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتے اور سورت پڑھتے۔ پھر بیٹھ جاتے۔ پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ ارشاد فرماتے۔ پھر نیچے اتر آتے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما دونوں اسی طرح کرتے تھے۔(8)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا خطبہ اور آپ کی نماز مختصر اور چھوٹی ہوتی تھی۔(9)

ابن ابی شیبہ نے حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن نماز خطبہ کی وجہ سے مختصر کی گئی ہے۔(10)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے نبی کریم ﷺ کے جمعہ

1۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، جلد 2، صفحہ 27 (1103)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب کان یخطب قائما، جلد 1، صفحہ 449 (5789)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ ایضاً (5792) 4۔ ایضاً (5791) 5۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 448 (5180)

6۔ ایضاً (5185) 7۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 449 (5193) 8۔ ایضاً (5195)

9۔ ایضاً، باب الخطبۃ تطول او تقصر، جلد 1، صفحہ 450 (5198) 10۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 456 (5276)

WWW.NAFSEISLAM.COM

کے دن خطبہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا۔(1)

امام ابن ابی الدنیا نے شعب الایمان میں اور دیلمی رحمہما اللہ نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے جمعہ کے دن کے خطبات کو تلاش کیا۔ تو اس نے مجھے خوب تھکا دیا۔ تو میں نے اصحاب النبی ﷺ میں سے ایک آدمی کو لازم پکڑ لیا اور اس سے اس کے بارے پوچھا۔ تو اس نے کہا: آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے، پس آپ ﷺ جمعہ کے دن ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ''اے لوگو! بے شک تمہارے لیے علم ہے، سو تم اپنے علم کی انتہا کو پہنچو۔ بے شک تمہارے لیے ایک غایت اور درجہ ہے۔ پس تم اپنی غایت کی انتہا تک پہنچو۔ کیونکہ بندۂ مومن دو خوفوں کے مابین ہے۔ ایک اس عمر کا خوف جو گزر چکی، کیونکہ وہ نہیں جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں کیا کہا ہے۔ اور ایک اس عمر کا خوف جو ابھی باقی ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اس میں کیا کرے گا۔ پس بندۂ مومن کو چاہیے کہ وہ توشہ اور زادراہ حاصل کر کے اپنے نفس سے اپنے لیے، اپنی دنیا سے اپنی آخرت کے لیے، جوانی سے بڑھاپے سے پہلے اور اپنی صحت سے بیماری سے پہلے پہلے، کیونکہ تم آخرت کے لیے پیدا کیے گئے ہو اور دنیا تمہارے لیے پیدا کی گئی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! موت کے بعد طلب رضا کا موقعہ نہیں اور دنیا کے بعد جنت اور دوزخ کے سوا کوئی دار نہیں اور میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں''(2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ جب آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تو فرمایا کرتے تھے: ''ہر وہ شے جو آنے والی ہے وہ قریب ہے۔ آنے والی شی کے لیے کوئی بعد اور دوری نہیں۔ کسی کی تیزی اور عجلت کے سبب اللہ تعالیٰ عجلت اور تیزی نہیں فرماتا اور نہ ہی وہ لوگوں کے کام آہستگی کرتا ہے وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہے نہ کہ وہ جو لوگ چاہیں۔ لوگ ایک امر کا ارادہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ایک کام کا ارادہ فرماتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے، اگرچہ لوگ اسے ناپسند کریں۔ جسے اللہ تعالیٰ قریب کرے اسے دور کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جسے اللہ تعالیٰ دور کر دے اسے قریب کرنے والا کوئی نہیں۔ اور کوئی کام بھی اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب الخطبۃ تطول او تقصر، جلد 1 صفحہ 448 (5190)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 5 صفحہ 278 (8178)، دار الکتب العلمیہ بیروت